ملوکیت
کا شرک

أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله أما بعد.

ملوکیت کا شرک

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ یہ موضوع "ملوکیت کا شرک" کتاب "فرقہ واریت کی اصل وجہ" کا ایک حصہ ہے فرقہ واریت کی اصل وجوہات اور ان کا حل قرآن اور صحیح احدیث مبارکہ سے معلوم کرنے کے لیے ایک مرتبہ ضرور اس کتاب کو پڑھے ان شاء اللہ قرآن و صحیح حدیث سے اصل مثلا معلوم ہوگا۔

غیر اللہ سے مدد، شرکیہ تعویذ، علمِ غیب، ....-

یہ سب تو ظاہر شرک تھے جس کو پہچانا ایک عام قرآن و حدیث کا علم رکھنے والا بھی جان جائے، لیکن ایک ایسی چیز جس کو لوگ بدعت ماننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں اور وہ ہے ملوکیت!

آتی ہے خلافت سے توحید کی خوشبو، تو ملوکیت سے ہوتا ہے آغاز شرک کا۔

خلافت میں ہر کام شریعت کے حساب سے کیا جاتا ہے، ہر فیصلہ قرآن و حدیث سے کیا جاتا ہے۔
لیکن ملوکیت میں جو بادشاہ چاہیئے گا صرف وہ ہی ہوگا اور اس میں حق کی آواز اٹھانے والے پر ظلم کیا جاتا ہے، جو بادشاہ چاہیئے وہی سب کا مذہب ہوگا چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے، مثلاً جبری طلاق اور

جبراً بیعت کے معاملے میں ظالم بادشاہ نے امام مالک رحمہ اللہ پر بہت ظلم کیا اور بھی بہت سے واقعات ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملوکیت سے اللہ ﷻ کے دین کا کوئی واسطہ نہیں ملوکیت میں بادشاہ صرف اپنی بادشاہی کرتا ہے آج بھی سعودی عرب اور دیگر ممالک جہاں پر ملوکیت جاری ہے کوئی سلفي ,وہابی ,اِس ملوکیت کو برا جانا تو دور یہ ظالم اِس کی حمایت کرنے اُتر آتے ہے جب کوئی ان کی غلطیاں نکالے ۔

صحابہؓ اور اہل بیتؑ اِس گندی بادشاہت کے خلاف تھے امام حسینؑ اس ملوکیت کے خلاف کربلا میں کھڑے تھے جب کل اسلام اس ملوکیت کے خلاف ہے تو یہ خود کو مسلمان کہنے والے لوگ جو لوگوں پر بات بات میں مشرک کا فتویٰ لگانے والے خود اس ملوکیت جیسے بدعت و شرک کے محافظ بنتے ہیں صرف کُچھ دنیاوی دولت کے خاطر اللہ ﷻ ان ظالموں کو سنبھالے یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی ۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا : تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ.

ترجمہ : جب تک اللہ چاہے گا کہ تم میں نبوت رہے تو نبوت رہے گی، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اٹھانا چاہے گا اٹھالے گا۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی، جب تک اللہ چاہے گا خلافت رہے گی، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اٹھانا چاہے گا اٹھالے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی بادشاہت آجائے گی جب تک اللہ

چاہے گا یہ بادشاہت رہے گی، جب اللہ تعالیٰ اسے اٹھانا چاہے گا اٹھا لے گا، پھر سرکشی والی بادشاہت ہوگی جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی، پھر جب اسے اٹھانا چاہے گا اٹھا لے گا، پھر نبوت کے منہج پر خلافت ہوگی ، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

مسند احمد 17596, سلسلة الأحاديث الصحيحة 1754, مشکوٰۃ المصابیح 5378,.....

اس میں صاف لفظ ہے مُلکًا عَاضًّا یعنی کاٹ کھنے والی بادشاہت ملوکیت کو اسلام نے نکارا ہے اور خلافت جو کتاب و سنت کے ساتھ فیصلہ کرے وہ اسلام کے بتائے ہوئے راستے میں ہے ۔

اسلام میں ملوکیت کو کبھی صحیح نہیں سمجھا گیا لیکن علماء سوء نے لوگوں کو اس میں مبتلا کیا تا کہ یہ لوگ دنیا کی دولت سے اپنا پیٹ بھرے حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں ۔

اللہ ﷻ ان دنیا پرست دھوکے باز مولویوں کو غارت کرے ۔

یہ جعلی علماء اپنی عوام کے دماغ کو اس طرح گھما کر رکھتے ہیں کہ عوام کا دماغ اِس ملوکیت کی برائی کی طرف نہیں جاتا، یہ بڑا موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہے لیکن ملوکیت کے شرک کی لوگو کو بھنک بھی نہیں لگنے دیتے ۔

یہ لوگ شروعات ہی سے خلافت کے مخالف رہے ہیں اور ملوکیت کی حمایت کرتے آرہے ہیں اور ان کے آباؤ اجداد بھی یہی کرتے آئے ہے ۔

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ تعالی اپنا ملک جسے چاہے گا عنایت فرما دے گا۔ پھر سفینہ بیان کرتے ہیں: ابوبکرؓ کی خلافت دو سال شمار کر، عمرؓ کی خلافت دس سال، عثمانؓ کی خلافت بارہ سال اور علیؓ کی خلافت چھ سال شمار کر (اس میں حضرت حسنؓ کے کُچھ ماہ) راوی حشرج بن نباتہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسے تیس سال پایا، سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہؓ سے کہا: یہ بنو امیہ سمجھتے ہیں کہ حضرت علیؓ خلیفہ نہ تھے تو اس پر حضرت سفینہؓ نے (غضبناک ہوکر) کہا: كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ یعنی بنی زرقاء کے چوتڑ جھوٹ بولتے ہیں۔ (یعنی حضرت علیؓ خلیفہ برحق تھے) اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سفینہؓ کو جب کہا گیا کہ بنوامیہ یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے؟ تو آپ نے اس پر کہا: كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ یعنی بنو زرقاء جھوٹ اور غلط کہتے ہیں، بلکہ ان کا شمار تو بدترین بادشاہوں میں ہے۔

ترمذی 2226، ابو داؤد 4646,4647, مسند احمد 22274,22264,المستدرک الحاکم 4438....۔

اس سے معلوم ہوا کہ خلافت کے مخالف پہلے ہی سے موجود ہے اِن لوگوں کو تو بس اپنا پیٹ بھرنے سے مطلب ہے، یہ لوگوں پر شرک اور کفر کا فتویٰ لگانے میں کوئی دیر نہیں کرتے لیکن خود کو بھول جاتے ہیں ٹھیک اُس طرح جیسے پچھلے لوگ کیا کرتے تھے:

" اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ "

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو حکم کرتے ہو بھلائی کا اور خود کو بھول جاتے ہو ہلاک تم پڑتے ہو کتاب تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ سورۃ البقرۃ آیت 44.

ملوکیت و بادشاہت ہمیشہ شرک کی طرف ہی جاتی ہے اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں ایسے بادشاہوں کا واقعہ ذکر کیا جن لوگوں نے اپنے آپ کو رب کہا تھا: فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۞ "تو کہا (فرعون) نے میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں" سورۃ النازعات آیت 24. ایک اور آیت میں ہے: قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۞

ترجمہ: فرعون نے کہا: اگر تو نے الہ بنایا کیسی کو سوا میرے تو میں ضرور شامل کردوگا تُجھے اُن قیدیوں میں - سورۃ الشعراء آیت 29.

اور ایک جگہ ہے کہ: وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۞

ترجمہ: اور فرعون نے کہا اے درباریو! نہیں جانتا میں تمہارے لیے کوئی الہ سوا میرے، تو آگ جلا میرے لیے اے ہامان مٹی پر پھر تیار کر میرے لیے اونچی عمارت تاکہ میں جھاکوں موسیؑ کے الہ کی طرف، اور بیشک میں گمان کرتا ہوں اسے جھوٹوں میں - سورۃ القصص آیت 38.

فرعون کا یہ دعویٰ کرنے کا مطلب یہ تو ہرگز نہیں تھا کہ وہ اس زمین و آسمان کا خالق ہے کیوں کہ قرآن مجید سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ فرعون خود بھی دوسرے معبودوں کی پرستش کرتا تھا:

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۗ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۞

ترجمہ : اور کہا قومِ فرعون کے سرداروں نے (فرعون سے) کیا تو چھوڑتا ہے موسیٰؑ اور اُس کی قوم کو کہ فساد پھیلائے زمین میں اور وہ چھوڑ دے تُجھے اور تیرے معبودوں کو، (فرعون نے) کہا : جلد ہم قتل کرے گے اِن کے بیٹوں کو اور ہم زندہ رکھیں گے ان کی عورتوں کو، اور بیشک ہم ان کے اوپر غالب ہیں ۔

سورة الأعراف آیت 127.

اس سے معلوم ہوا کہ اُس زمین میں لوگوں نے اور بھی جھوٹے خدا بنا رکھے تھے، اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فرعون نے جو رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ کین معنیٰ میں تھا ۔ ایک اور آیت میں ہے : وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۗ ۞

ترجمہ : اور ندا لگائی فرعون نے اپنی قوم میں، کہا اے میری قوم کے لوگوں کیا مصر کی بادشاہت میری نہیں ؟ اور یہ نہریں بہتی ہے میرے نیچے، تو کیا تم نہیں دیکھتے ۔

سورة الزخرف آیت 51.

فرعون نے خود کو زمینی خدا سمجھ رکھا تھا کہ مصر میں صرف اور صرف اُس ہی کا حکم ہو گا صرف اُس ہی کا قانون چلے گا اس ہی کے چلتے جب جب حضرت موسیٰؑ فرعون کو اسلام کی دعوت دیتے تو اس کی طرف سے جواب آتا : قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۞

ترجمہ : کہا کیا تو آیا ہمارے پاس تاکہ پھیر دے ہمیں اس سے جس پر پایا ہم نے ہمارے باپ دادا کو اور ہو جائے تم دونوں کے لیے بڑائی زمین میں، اور نہیں ہم تم دونوں پر کُچھ ایمان لانے والے ۔

سورة یونس آیت 78.

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝

ترجمہ : (فرعون نے) کہا کیا تو آیا ہمارے پاس تاکہ نکالے ہمیں ہماری زمین سے تیرے جادو کے ذریعے اے موسیٰؑ۔

سورة طه آیت 57.

معلوم ہوتا ہے کہ فرعون بادشاہت کا بھوکا تھا ہر وقت اُس کو اپنی کرسی کی پریشانی لگی رہتی تھی بیشک اللہ ﷻ نے فرعون کو سب نشانیاں دکھائیں لیکن پھر بھی وہ نہ مانا، یہی بادشاہت کی بھوک نے اس مغرور کو غرق کر دیا۔

حق بات تو یہ ہے کہ اللہ ﷻ جو تمام چیزوں کا خالق ہے حکومت بھی اُس ہی کی چلے گی بیشک اُس ہی کا قانون نافذ ہوگا۔

نبی کریم ﷺ کے ذریعے جِس عرب سے لے کر عجم تک ملوکیت کو ختم کیا گیا تھا آج اس ہی عرب میں خود مسلمانوں نے ملوکیت قائم کر رکھی ہے، ان کی بادشاہت ایسی ہے کہ کوئی اگر اِن کی بدمعاشی و ضح کرتا ہے تو یہ لوگ اُس شخص کو قید کرد یتے ہے یا تو غائب کرد یتے ہیں اور یہ جعلی علماء اِن کا دفاع کرنے لگ جاتے ہیں یہ لوگ دنیا کے کُتّے بن گئے ہے ان لوگوں کو اللہ ﷻ سے ڈرنا چاہیئے۔

وہابی علماء ملوکیت کو حضرت داؤدؑاور حضرت سلیمانؑ سے ثابت کرنے کی ناکام کوششیں کرتے ہیں کہ "وہ بھی تو بادشاہ تھے" قرآن کی اس آیت :

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الۡمَلَاِ مِنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى‌ۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابۡعَثۡ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ قَالَ هَلۡ عَسَيۡتُمۡ اِنۡ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا ‌ؕ قَالُوۡا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا مِنۡ دِيَارِنَا وَاَبۡنَآئِنَا ‌ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ۞

ترجمہ : کیا تم نے غور نہیں کیا بنی اسرائیل کے سرداروں کے معاملے میں جو انہیں موسیٰؑ کے بعد پیش آیا؟ جبکہ انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لیے کوئی بادشاہ مقرر کردیجیے تاکہ ہم اللہ ﷻ کی راہ میں جنگ کریں انہوں نے کہا کہ تم سے اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ جب تم پر جنگ فرض کردی جائے تو اس وقت تم جنگ نہ کرو انہوں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اللہ ﷻ کی راہ میں قتال نہ کریں؟ جبکہ ہمیں نکال دیا گیا ہے ہمارے گھروں سے اور اپنے بیٹوں سے پھر جب ان پر جنگ فرض کردی گئی تو سب پیٹھ پھیر گئے سوائے ان کی ایک قلیل تعداد کے اور اللہ ﷻ ایسے ظالموں سے خوب باخبر ہے۔

وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَـكُمۡ طَالُوۡتَ مَلِكًا ‌ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهُ الۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا وَنَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡكِ مِنۡهُ وَلَمۡ يُؤۡتَ سَعَةً مِّنَ الۡمَالِ‌ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰٮهُ عَلَيۡکُمۡ وَزَادَهٗ بَسۡطَةً فِى الۡعِلۡمِ وَالۡجِسۡمِ‌ؕ وَاللّٰهُ يُؤۡتِىۡ مُلۡکَهٗ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۞

ترجمہ : اور ان سے کہا ان کے نبیؑ نے کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کردیا ہے انہوں نے کہا کہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اسے ہمارے اوپر بادشاہت ملے؟ جبکہ ہم اس سے زیادہ حق دار ہیں بادشاہت کے اور اسے تو مال کی وسعت بھی نہیں دی گئی (نبیؑ نے) کہا: (اب جو چاہو کہو) یقیناً اللہ نے اس کو چن لیا ہے تم پر اور اسے کشادگی عطا کی ہے علم اور جسم دونوں چیزوں میں اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی بادشاہت دے دیتا ہے اور اللہ بہت سمائی والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے ۔ سورۃ البقرۃ آیت 247,246.

اس واقع میں بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر حضرت سموئیلؑ جو بہت بوڑھے ہوچکے تھے اس ہی لیے بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا: ابۡعَثۡ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ "کہ ہمارے لیے کوئی بادشاہ مقرر کردیجیے تاکہ ہم اللہ ﷻ کی راہ میں جنگ کریں"۔ تو حضرت سموئیلؑ نے فرمایا :اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَـكُمۡ طَالُوۡتَ مَلِكًا ۔ "کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کردیا ہے"۔ اس میں لفظ "ملکا" اُن معنی میں ہرگز نہیں ہے جو یہ لوگ سمجھ رہے ہیں جب کہ دوسری آیت سے صاف واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہیں کہ "ملك" یعنی بادشاہ سے کیا مراد ہے۔ کیا ان کے جو بادشاہ تھے یا جو ہے کیا اُن کو اللہ ﷻ کی وحی کے ذریعے مقرر کیا ہے یا ان کے باپ داداؤں نے ان کو لوگوں پر مسلط کیا ہے؟ یہ مولوی اپنے مطلب کا لفظ پکڑ کر باقی قرآن اور سنت کی ساری بات سے موہ موڑ لیتے ہے۔ یہاں "ملك" کا لفظ امیر کے معنی میں آیا ہے۔

اور رہی بات حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ کی تو اللہ ﷻ نے فرمایا: يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰكَ خَلِيۡفَةً فِى الۡاَرۡضِ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بِالۡحَـقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الۡهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ۢ بِمَا نَسُوۡا يَوۡمَ الۡحِسَابِ ع ۞

ترجمہ: اے داؤدؑ! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہذا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور دیکھو! اپنی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ یقینا وہ لوگ جو بھٹک جاتے ہیں اللہ کے راستے سے ان کے لیے بڑا سخت عذاب ہے بسبب اس کے کہ وہ بھول گئے حساب کے دن کو۔

سورة ص آیت 26.

اس آیت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ "ملك" یعنی بادشاہ سے مراد خلیفہ ہے جو اللہ ﷻ کے قانون کے مطابق فیصلہ کرے ۔

قرآن میں حضرت یوسفؑ کے اُس واقع کا ذکر موجود ہے جب حضرت یوسف قید میں تھے تب جن دو آدمیوں کے خواب کی تعبیر کی تھی اُن میں سے جس کے متعلق خیال تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا اس سے یوسفؑ نے کہا کہ : اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ "میرا تذکرہ اپنے رب (آقا) سے کرنا" اس میں لفظ "رب" کا معنیٰ آقا ہے ۔

عربی لغت میں "رب" کے اور بھی معنیٰ ہے جیسے کہ آقا، مربی، پرورش...... قرآن میں ہے : رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۔ "اے میرے رب اِن دوں پر رحم فرما جیسے ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی" اور ان الفاظوں کو سمجھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے پوری بات پڑھنے پر الفاظ کا صحیح معنیٰ معلوم ہوجائے گا ۔ اس ہی طرح لفظ "ملك" صرف اُس ملوکیت کے لیے استعمال نہیں ہوتا جو یہ لوگ سمجھ رہے ہیں ۔

اللہ ﷻ عرب کو اِس ملوکیت سے آزاد کرے امین ۔

اللہ ﷻ نے فرمایا : اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝

ترجمہ : کیا تم نے دیکھا اُس شخص کو جِس نے بنادیا الہ اپنی خواہشوں نفس کو، تو کیا آپ ہوگئے اس شخص پر زمیدار ۔

ملوکیت میں بادشاہ اپنے نفس کی پیروی کرتا ہی ہے اور علماء سوء اُس پر جائز اور حلال کا فتویٰ لگا دیتے ہیں جیسے پہلے جبری طلاق کے مسلئہ میں علماء سوء نے فتویٰ دیا تھا ۔

فرق صرف اتنا ہے کہ جو کام فرعون اور اُس جیسے بادشاہوں نے کفر کرتے ہوے کیا وہی کام مسلمانوں کے بادشاہوں نے جعلی علماء کہ یعنی علماء سوء کہ ذریعے سے کیا لیکن کُچھ ہوتے ہے حسینی پیدا ہر زمانے میں جو یزیدیت کو للکارتے ہے ۔

آج کل کے اہل حدیث سعودی حکومت کی بہت زیادہ طرفداری کرتے ہے اور اس ملوکیت کی بہت حمایت بھی کرتے ہیں یہ لوگ دوسروں پر تو شرک اور کفر کا فتویٰ لگانے میں کوئی دیری نہیں کرتے ہر ایک کی چھوٹی چھوٹی بات پر مشرک کا فتویٰ لگتے ہیں جب کہ خود بھی ایک قسم کے شرک میں مُلَوَّث ہے ۔

اللہ ﷻ نے قرآن کو صرف اس لیے نازل نہیں کیا کہ لوگ اس میں سے اپنے مطلب کی بات پکڑ لے اور باقی حصہ نظرانداز کر دے بیشک وہی لوگ کامیاب ہے جو قرآن پر مکمل طور سے ایمان لائے ۔

اللہ ﷻ ہم سب کو قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

آج مسلمان خود کوشش نہیں کرتا کہ دین کا علم حاصل کرے بس جو بات مولوی بتا دے وہ اُس ہی کو صحیح مان لیتا ہے ۔

لوگ دنیا کی بات میں اتنی کوشش کرتے ہے لیکن دین کی بات میں اُس کا ایک فیصد بھی نہیں لگاتے ہیں ، لوگوں نے دین پر دنیا کو ترجیح دے دی ہے ، آج کل لوگ اسلام سے بہت دور ہے اس ہی چیز کا فائدہ علماء سوء اٹھاتے ہے اوراپنی جیبیں بھرتے ہیں ، اب کیا کرے جیسا منہ ویسی چپیڑ ۔

اللہ رب العالمین ہم مسلمانوں کو قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین ۔

ان الحکم الا للہ یعنی اللہ ﷻ کے حکم کے سِوا کوئی حکم نہیں ، اللہ ﷻ کے قانون کے سِوا کوئی قانون نہیں ، جو حکم اللہ ﷻ نے قرآن میں کردیا ہے ہم مسلمانوں کے تمام فیصلے اُس ہی کے مطابق ہونا چاہیے لیکن آج مسلمانوں نے قرآن کو صرف پڑھکر برکت حاصل کرنے کی چیز سمجھ رکھا ہے ۔

ان لوگوں کو قرآن سمجھ کر پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی اور ہو بھی کیسے یہ خود کوشش بھی نہیں کرتے اللہ ﷻ نے فرمایا : اِنَّ اللہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ ۔

ترجمہ : حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی ۔

سورۃ الرعد آیت 11.

یعنی جو قوم خود کوشش نہیں کرتی اس قوم کے حالات اللہ ﷻ نہیں بدلتا آج مسلمانوں کی پستی کی اصل وجہ یہی ہے کہ قرآن کو ان لوگوں نے چھوڑ دیا ہے ، یہ لوگ قرآن کے واضح حکم کے بعد بھی مولوی کی بات کو نہیں چھوڑتے ، یہ لوگ دنیا کے کاموں میں اتنا غور و فکر کرتے ہے اور دین کے معاملات میں کوئی کوشش نہیں کرتے اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں فرمایا : وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۞

ترجمہ : اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے ۔

سورۃ الإسراء آیت 36.

یعنی کان ، آنکھ ، اور دل اِن کے بارے میں اللہ ﷻ حساب لیگا کہ تمہیں یہ ساری نعمتیں عطا کی تھی کہ ان کے ذریعے سے حق تلاش کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ، کان ، آنکھ اور دل یہ سب علم حاصل کرنے کے ذرائع ہے اِن کے ذریعے سے آدمی علم حاصل کرتا ہے کان سے سن کر ، آنکھ سے دیکھ کر اور دل سے سوچ سمجھ کر ۔

لیکن مسلمان پھر بھی حق جاننے کی کوشش نہیں کرتا کان ہے لیکن مولوی کی بات کے آگئے سنتا نہیں ، آنکھیں ہے لیکن قرآن و سنت کو دیکھتا نہیں ، دل ہے لیکن اگر قرآن پڑھ بھی لے تو سمجھتا نہیں ۔

اللہ ﷻ ہم مسلمانوں پر رحم فرمائے اور ہم مسلمانوں کو قرآن اور حدیث کو صحیح فہم کے ساتھ سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جِس طرح اہلِ بیتؑ اور صحابہؓ نے سمجھا اور اس پر عمل کیا تھا آمین یارب العالمین ۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(اے نبی ﷺ) پس نہیں آپ کے رب کی قسم ! یہ ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ یہ آپ کو حکم نہ مانیں ان تمام معاملات میں جو ان کے مابین پیدا ہو جائیں پھر جو کچھ آپ فیصلہ کردیں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور سر تسلیم خم کریں جیسے کہ سر تسلیم خم کرنے کا حق ہے

سورة النساء آیت 65.

بِسْــــــــمِ اللهالرَّحْمَنِ االرَّحِيم

السَّلَامُ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه

اس کتاب میں اُن ۱۲ وجوہات کا ذکر ہیں جن کی وجہ سے آج مسلمانوں میں بہت اختلافات پائے جاتے ہے اس کتاب میں اُن ۱۲ مسائل کا حل قرآن اور سنت کی روشنی میں پورے referenceکے ساتھ دیا گیا ہے ۔

1 فرقہ واریت کی اصل وجہ ہے قرآن کے ساتھ ظُلم کرنا.

2 اسلام میں فرقہ واریت کی بڑی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ ہے تقلید.

3 فرقہ واریت کی ایک اور سب سے بڑی وجہ بزرگ پرستی ہیں جو تقلید سے بھی بدترین ہے.

4 فرقہ واریت کی اور ایک اصل وجہ مال و دولت .

5 فرقہ واریت کی اصل وجہ علماء سوء کا دھوکا قرآن اور صحیح حدیث کو لیکر.

6 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ مولا علی عَلَيْهِ السَّلَام سے دُشمنی اور محبت میں غلو کرنا.

7 فرقہ واریت کی ایک اصل وجہ ہے ایمان ابی طلب.

8 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ.

9 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ (باغِ) فَــــــــدَك کا مسئلہ.

10 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نماز کو لیکر.

11 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نکاح اور طلاق کو لیکر.

12 فرقہ واریت کی آخری اور سب سے بڑی اصل وجہ شرک اور بدعت.

اس کتاب کو ایک دفعہ ضرور دیکھیں ان شاء اللہ آپ کو قرآن و سنت سے صحیح معاملہ سمجھ آجائے گا ۔ آپ اِس کتاب کو downloadکریں ان شاء اللہ آپ بھی صدقۂ جاریہ کے مستحق shareکریں ، اور لوگوں سے بھی اِس کو ہوگئے ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :’’ جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے) : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے ۔‘‘ صحیح مسلم 4223 (1631) .

Download or read online link:

https://archive.org/embed/20230618_20230618_0635

Feedback on : SayyedShahidBinAbdulHameed@gmail.com